قُلۡ اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۚ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ (آل عمران 74)

روزنامہ
الفضل
لندن

مدیر۔ ابو سعید

Online Edition

جمعرات 17 جون 2021ء | 06 ذوالقعدہ 1442ہجری قمری | جلد:3 | شمارہ:143

فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

ظاہری صفائی کی اہمیت

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ’’اَلطُّھُوْرُشَطْرُالْاِیْمَانِ یعنی طہارت پاکیزگی اور صاف ستھرا رہنا ایمان کا ایک حصہ ہے۔‘‘

(مسلم کتاب الطہارۃ باب فضل الوضوء)

حضرت عطاء ابن یسارؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف فرما تھے کہ ایک شخص پراگندہ بال اور بکھری داڑھی والا آیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اشارہ سے سمجھاتے ہوئے فرمایا کہ سر اور داڑھی کے بال درست کرو۔ جب وہ سر کے بال ٹھیک ٹھاک کرکے آیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا یہ بھلی شکل بہتر ہے یا یہ کہ انسان کے بال اس طرح بکھرے اور پراگندہ ہوں کہ وہ شیطان اور بھوت لگے۔

(موطأ امام مالك۔ باب ما جاء فی الطعام والشراب واصلاح الشعر)

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحات قلم

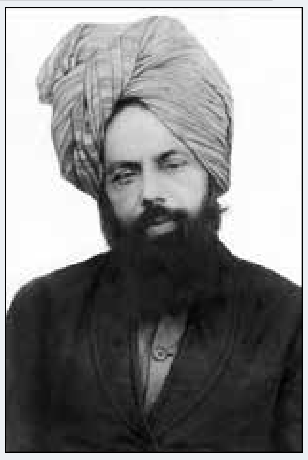

ظاہری پاکیزگی باطنی طہارت کے لیے شرط ہے

’’بے شک اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والے کو دوست رکھتا ہے۔ اور ان لوگوں سے جو پاکیزگی کے خواہاں ہیں پیار کرتا ہے۔ اس آیت سے نہ صرف یہی پایا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں کو اپنا محبوب بنالیتا ہے بلکہ یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ حقیقی توبہ کے ساتھ حقیقی پاکیزگی اور طہارت شرط ہے۔ ہر قسم کی نجاست اور گندگی سے الگ ہونا ضروری ہے ورنہ نری توبہ اور لفظ کے تکرار سے تو کچھ فائدہ نہیں ہے۔‘‘

(تفسیر حضرت مسیح موعودؑ جلد اوّل صفحہ 705)

’’جو باطنی اور ظاہری پاکیزگی کے طالب ہیں ان کو دوست رکھتا ہوں، ظاہری پاکیزگی باطنی طہارت کی ممد اور معاون ہے۔ اگر انسان اس کو چھوڑ دے اور پاخانہ پھر کر پھر طہارت نہ کرے تو اندرونی پاکیزگی پاس بھی نہ پھٹکے۔ پس یاد رکھو کہ ظاہری پاکیزگی اندرونی طہارت کو مستلزم ہے۔ اسی لئے لازم ہے کہ کم از کم جمعہ کو غسل کرو، ہر نماز میں وضو کرو، جماعت کھڑی کرو تو خوشبو لگالو، عیدین اور جمعہ میں خوشبو لگانے کا جو حکم ہے وہ اسی بنا پر قائم ہے، اصل وجہ یہ ہے کہ اجتماع کے وقت عفونت کا اندیشہ ہے۔ پس غسل کرنے اور صاف کپڑے پہننے اور خوشبو لگانے سے سمیّت اور عفونت سے روک ہوگی۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے زندگی میں یہ مقرر کیا ہے ویسا ہی قانون مرنے کے بعد بھی رکھا ہے۔‘‘

(تفسیر حضرت مسیح موعودؑ جلد اوّل صفحہ 704، 705)

ارشاد باری تعالیٰ

اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیۡنَ وَیُحِبُّ الۡمُتَطَھِّرِیۡنَ ﴿۲۲۳﴾

(سورۃ البقرہ : 223)

ترجمہ: یقیناً اللہ کثرت سے توبہ کرنے والوں سے محبت کرتا ہے اور پاک صاف رہنے والوں سے (بھی) محبت کرتا ہے۔

فرمان خلیفہ وقت

اچھے کپڑے پہننا

’’صاف ستھرا رہنے یا اچھے کپڑے پہننے سے ہرگز یہ مراد نہیں ہے اور یہ خیال دل میں نہیں آنا چاہئے کہ اپنے سے مالی لحاظ سے کم تر کسی شخص کے ساتھ نہ بیٹھوں۔ اگر یہ صورت ہوگی تو پھر تکبر ہے۔ ورنہ اچھے کپڑے پہننا اور صاف ستھرا رہنا، اچھے جوتے پہننا یہ تو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا اظہار ہے۔ اور اگر تکبر ہوگا تو تب فرمایا کہ ایسے شخص کے لئے پھر جنت کے دروازے بند ہیں۔ اس لئے مومن اور دنیادار میں یہی فرق ہے کہ وہ صاف ستھرا رہتا ہے، اچھے کپڑے پہنتا ہے اچھے جوتے پہنتا ہے اپنے گھر کو سجا کر رکھتا ہے، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کو خوبصورتی پسند ہے یعنی اس کا یہ ظاہری خوبصورتی کا اظہار بھی اللہ تعالیٰ کی خاطر ہے، اس کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے ہے اور کیونکہ مومن کا یہ اظہار اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے ہے۔ اس لئے غریب آدمی کے ساتھ مالی لحاظ سے اپنے سے کم بھائی کے ساتھ بیٹھنا اٹھنا اس کا پاس لحاظ رکھنا یہ بھی اس کے لئے ایسا ہی ہے جیسا کسی مالدار شخص کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا اس کا پاس لحاظ کرنا ہے۔ یہ ہے اسلامی تعلیم کہ تم خدا تعالیٰ کے فضلوں اور احسانوں کا اپنے ظاہری رکھ رکھاؤ سے اظہار بھی کرو لیکن اس کی دی ہوئی تعلیم کے مطابق ان غریبوں کا بھی خیال رکھو تاکہ ان کا ایک بھائی کی حیثیت سے حق پورا ادا ہو۔‘‘

(خطبہ جمعہ 23/ اپریل 2004ء بحوالہ الاسلام)

اس شمارہ میں

- میں پہلے دل کی دیواروں کو دھولوں (منظوم)
- سورتوں کا تعارف
- تعارف صحابہ کرامؓ
- حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا حسن سلوک

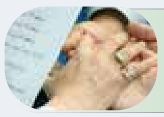

دربارِ خلافت

اللہ تعالیٰ کس طرح بعض لوگوں کی رہنمائی فرماتا ہے بلکہ حیران کن طور پر رہنمائی فرماتا ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

گزشتہ دنوں مَیں کیمرون کی ایک رپورٹ میں دیکھ رہا تھا جو نائیجیریا کے سپرد ہے، وہاں ہمارے مبلغ انچارج کہتے ہیں کہ کیمرون کے انگریزی بولنے والے علاقوں کے بعد اب فرنچ بولنے والے علاقوں میں بھی بڑی تیزی سے جماعت ترقی کر رہی ہے، جس کی وجہ سے جماعت احمدیہ کے جو مخالف مقامی مولوی ہیں اور بعض دفعہ وہاں تبلیغی جماعت کے یا دوسرے پاکستانی مولوی بھی پہنچ جاتے ہیں، اُن کی حسد کی آگ بڑھ رہی ہے۔ چنانچہ لکھتے ہیں کہ پاکستانی تبلیغی جماعت کا ایک گروپ بعض لوکل مُلّاؤں کے ساتھ مل کے 29؍مئی کو (یہ جو گزشتہ 29؍مئی گزری ہے) ہماری جماعت مامفے (Mamfe) کی مسجد بیت الہدیٰ میں آئے اور اُن لوگوں نے جماعت کے خلاف زبان درازی کی اور احبابِ جماعت کو جو چند وہاں بیٹھے ہوئے تھے ورغلانے کی کوشش بھی کی۔ اس پر احباب نے اُنہیں کہا کہ اگر یہاں، نماز پڑھنے آئے ہو تو پڑھو ورنہ یہاں سے چلے جاؤ ہم تمہاری بکواس نہیں سن سکتے۔جس پر یہ لوگ وہاں سے چلے گئے لیکن یہاں سے ساٹھ کلومیٹر کے فاصلے پر ناگوٹی (Naguti) جگہ ہے، اُس میں ہماری ایک دوسری مسجد ہے ''مسجد بیت السلام'' جس کا اس سال افتتاح ہوا ہے وہاں پہنچے اور اُس وقت وہاں کی جو قریبی جماعت تھی اس میں بڑے وسیع پیمانے پر یومِ خلافت کا ایک جلسہ ہو رہا تھا اور لوگ اُس میں شامل ہونے کے لئے گئے ہوئے تھے۔ چند ایک لوگ ہی وہاں بیٹھے تھے یہ (مولوی) اُن کے پاس گئے اور اُن کو ڈرایا دھمکایا لیکن اُنہوں نے نہ تو اُن کی باتیں سنیں اور نہ ہی اُن سے یہ کہا کہ ہاں ہم تمہارے ساتھ ہیں۔لیکن بہرحال کیونکہ مقامی مولوی بھی ساتھ تھے اور کچھ بڑے لوگ بھی تھے اس کی وجہ سے وہ کچھ کر نہیں سکے اور ان مولویوں نے ہماری مسجد جس کا مَیں نے ذکر کیا کہ افتتاح ہوا ہے، وہاں سے قرآنِ کریم اور لٹریچر اُٹھایا اور مسجد کے باہر جو بورڈ لگا ہوا تھا اُس کو بھی توڑ کے اپنے ساتھ لے گئے۔ بہرحال جب ہماری جماعت کے لوگ واپس آئے تو پھر حکام سے رابطہ کیا۔ گو ان لوگوں نے ہمارے خلاف وہاں کے جو حکام تھے اُن کو کافی ورغلایا کہ یہ مسلمان نہیں ہیں اور فساد پیدا کرنے والے ہیں اور دہشتگرد ہیں اور ملک کے خلاف سازشیں کرنے والے ہیں۔لیکن بہرحال افسران سے رابطے تھے بلکہ وہاں کے ایک بڑے افسر تھے اس علاقے کے ڈی پی او، ایڈمنسٹریٹو ہیڈ ہیں، اُن کو جب مسجد کا افتتاح ہوا ہے تو بلایا ہوا تھا اور وہ آئے ہوئے تھے۔ بہرحال جب معاملہ اُن تک پہنچا تو انہوں نے کہا کہ اب تو یہ لوگ چلے گئے ہیں آئندہ یہ آئیں تو مجھے اطلاع کرنا اور میں اِن کے خلاف مقدمہ درج کروں گا اور گرفتار کروں گا۔ تو یہ لوگ تو ہر جگہ اپنی کوششیں کرتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے ایسی ہوا چلائی ہے کہ جہاں بیعتیں کروا رہا ہے وہاں دوسروں کے دلوں میں جو ابھی تک شامل نہیں ہوئے نرمی بھی پیدا کر رہا ہے۔ پس یہ لوگ جن کو کہا جاتا ہے کہ افریقہ میں رہنے والے ہیں اور جو دنیاوی تعلیم سے اتنے آراستہ نہیں لیکن ان کے دل اللہ تعالیٰ نے نورِ یقین سے بھر دیئے ہیں، وہ اپنے ایمان میں مضبوط ہیں۔ وہ ان نام نہاد علماء کے بھرّے میں آنے والے نہیں۔ ایمان سے پھیرنا تو شیطان کا کام ہے اور یہی اُس نے کہا تھا کہ اے اللہ! تیرے خالص بندے ہی ہیں جو میرے قابو میں نہیں آئیں گے۔ باقیوں کو تو مَیں ہر راستے سے ورغلانے کی کوشش کروں گا۔ پس جو ان ورغلانے والوں کا کام ہے وہ یہ کرتے چلے جائیں لیکن جن لوگوں کا اللہ تعالیٰ سے خالص تعلق پیدا ہو چکا ہے، جن لوگوں کو راستی دکھائی دے چکی ہے، اللہ تعالیٰ کے خالص بندے بن چکے ہیں وہ انشاء اللہ تعالیٰ ہمیشہ ایمانوں پر قائم رہیں گے اور یہی اظہار ہر جگہ ہمیں نظر آ رہا ہے۔

اب مَیں کچھ اور واقعات پیش کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کس طرح بعض لوگوں کی رہنمائی فرماتا ہے بلکہ حیران کن طور پر رہنمائی فرماتا ہے۔

قرغزستان سے ہمارے مبلغ لکھتے ہیں: آرتر (Artur) صاحب نے گزشتہ رمضان المبارک میں بیعت کی تھی۔ وہ ایک دینی جماعت کے ممبر تھے۔ انہوں نے بیان کیا کہ میرے اساتذہ نے مجھے برائیوں سے بچنے کے لئے اور سیدھے راستے پر چلنے کے لئے ایک دعا سکھائی۔ اس دعا کو سیکھے ہوئے ایک سال ہو چکا تھا لیکن میں نے وہ دعا نہیں کی تھی۔ کہتے ہیں کہ تین چار روز قبل میں نے اللہ تعالیٰ کے حضور یہ دعا مانگی کہ اپنے فضل سے مجھے سیدھی راہ دکھا۔ اس دعا کے تین چار روز بعد مَیں نے خواب میں دیکھا کہ مَیں ایک پہاڑی کی چوٹی پر کھڑا ہوں اور وہاں سے آگے کئی اور چوٹیاں ہیں۔ مَیں ایک چوٹی سے پھلانگ کر دوسری چوٹی پر جا رہا ہوں۔ اس دوران آگے سے دو بندر نکلے ہیں اُن میں سے ایک بندر میرے بائیں طرف لپٹ گیا ہے جبکہ دوسرا سیدھا میری طرف آ رہا ہے۔ اس دوران ایک دیو ہیکل کوئی چیز آتی ہے اور اُس نے طاقت سے اُس بندر کو مجھ سے علیحدہ کر دیا اور میری جان بچائی۔ کہتے ہیں اس خواب کے بعد مَیں بیدار ہو گیا اور میں حیران تھا کہ یہ کیا خواب ہے۔ اس کے چند دن بعد میرا جماعت احمدیہ سے رابطہ ہو گیا اور مجھے جماعت کے بارے میں معلومات دی گئیں۔ مَیں نے چند کتب پڑھنے کے بعد اللہ تعالیٰ کے فضل سے بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں شمولیت اختیار کی۔ بعد میں مجھے اس خواب کی تعبیر یہ معلوم ہوئی کہ بمطابق حدیث اس دَور کے بگڑے ہوئے علماء دراصل بندر ہی ہیں اور جماعت احمدیہ نے مجھے اس سے نجات دلائی ہے۔

(خطبہ جمعہ 8؍ جولائی 2011ء)

میں پہلے دل کی دیواروں کو دھو لوں

میں پہلے دل کی دیواروں کو دھو لوں
پھر اس کے بعد ہمت ہو تو بولوں

تقاضا کر رہی ہے تن کی مٹی
کہ اب زیرِ زمیں کچھ دیر سو لوں

میں اکثر دل ہی دل میں سوچتا ہوں
کہ سولی پر بھی بولوں یا نہ بولوں

مسلسل ہو رہی ہے دل پہ دستک
مگر میں ہوں کہ دروازہ نہ کھولوں

میں کیوں شکوہ کروں فرقت کی شب کا
میں کیوں اس انگبیں میں زہر گھولوں

یہ تیری یاد کے آنسو ہیں ان کو
چھپا لوں اور پلکوں میں پرو لوں

محبت کی زباں آتی ہے مجھ کو
میں سب کہہ دوں مگر منہ سے نہ بولوں

اگر ہو اذن تو فردِ عمل کو
میں چھپ کر آنکھ کے پانی سے دھو لوں

محبت راز ہے اور سوچتا ہوں
کہ میں یہ راز کھولوں یا نہ کھولوں

تمہارے نام کا دامن پکڑ کر
میں سولی پر بھی گھبراؤں نہ ڈولوں

مجھے آتے ہیں آدابِ جنوں بھی
ہنسوں محفل میں تنہائی میں رو لوں

میں اپنی سوچ میں دشتِ وفا کا
کوئی کانٹا کوئی کنکر چبھو لوں

یہ بزمِ یار کی خوشبو ہے مضطرؔ
اسے میں جسم اور جاں میں سمو لوں

چوہدری محمد علی مضطرؔ عارفی

اشکوں کے چراغ ایڈیشن سوم صفحہ 599-600

مترجم: ابو سلطان

سورتوں کا تعارف

سورۃ النبا (78 ویں سورۃ)

(مکی سورۃ، تسمیہ سمیت اس سورۃ کی 41 آیات ہیں)

ترجمہ از انگریزی ترجمہ قرآن (حضرت ملک غلام فرید صاحب) ایڈیشن 2003ء

وقت نزول اور سیاق و سباق

اس سورۃ کا نام النبا(یعنی اہم خبر) ہے کیونکہ یہ غیر معمولی اہمیت کے حامل مضامین کو بیان کرتی ہے جیسے قیامت پر یقین، قرآن کریم کی جملہ الٰہی صحف پر برتری اور اسلام کی جملہ مذاہب پر برتری۔ فیصلے کا دن یعنی جس دن قرآن کریم کا دعویٰ برحق ثابت ہوگا، کا ذکر سابقہ سورۃ میں دو مرتبہ ہوا ہے اور موجودہ سورۃ میں بھی اس کا ذکر ہے۔مسلمان مفسروں کے مطابق یہ سورۃ آپ ﷺ کی نبوت کے بالکل ابتداء میں مکہ میں نازل ہوئی تھی۔ نوڈلکے نے بھی مسلمان علماء کی اس رائے سے اتفاق کیا ہے۔

اس سورۃ کا آغاز انسان پر کی گئی بے شمار الٰہی نعمتوں سے ہوا ہے اور انسان کی توجہ اس امر پر مرکوز کروائی گئی ہے کہ انسان کو زمین پر ایک خاص مقصد کے تحت بھجوایا گیا ہے اور یہ عارضی زندگی دراصل ایک مستقل زندگی کے لئے بطور بیج کے ہے اور اس زندگی کا اختتام دراصل قیامت کے برپا ہونے والے دن ہوگا۔ پھر اس سورۃ میں مختصر مگر متاثر کن تصویر کشی کے ذریعہ قیامت کے دن کا حال بیان ہوا ہے اور الٰہی نعمتوں کی بھی نہایت دلکش منظر کشی کی گئی ہے جو متقیوں کے انتظار میں ہے اور اس ہیبت ناک سزا کا بھی ذکر ہے جو حق کے مخالفوں اور جھٹلانے والوں کو اس دنیا اور آخرت میں ملے گی۔

سورۃ النازعات (79 ویں سورۃ)

(مکی سورۃ، تسمیہ سمیت اس سورۃ کی 47 آیات ہیں)

عمومی رائے

جملہ متندر راویوں بشمول حضرت ابن عباسؓ اور حضرت ابن زبیرؓ کے سب متفق ہیں کہ اپنی سابقہ سورۃ (النبا) کی طرح یہ سورۃ بھی نہایت ابتدائی مکی دور کی ہے۔ سابقہ سورۃ میں مسلمانوں سے اس دنیا میں طاقت، کامیابی اور برتری کا وعدہ کیا گیا تھا۔موجودہ سورۃ میں ایسے راستوں کا ذکر کیا گیا ہے اور ایسے ذرائع کا جن پر چل کر مسلمان ان چیزوں کو حاصل کر سکتے ہیں اور ایسے نشانات اور ذرائع بھی جو اس وعدہ کے پورا ہونے کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ اس سورۃ کا آغاز آپ ﷺ کے صحابہ کے کردار کی چند صفات کے بیان سے ہوا ہے اور دوسرے نیک لوگوں کی صفات کا بھی کہ ان صفات کو اپنانے سے وہ شان و شوکت، طاقت اور فتح حاصل ہوگی۔ اس سورۃ میں مزید بتایا گیا ہے کہ مسلمانوں کو طاقت کا حصول جنگوں کے بعد ہوگا جو اسلام کے دشمنوں کی کمر توڑ دیں گی۔ اس حوالہ سے فرعون کی مثال دی گئی ہے کہ حق کی مخالفت کبھی سزا کے بغیر نہیں رہتی۔

پھر مسلمانوں کی نہایت ابتدائی اور کمزوری کی حالت میں اسلام کے شاندار مستقبل کی بابت پیشگوئیاں کی گئی ہیں جو اس حالت میں بظاہر ناممکن تھیں مگر وہ عالی مرتبہ خدا جس نے زمین اور آسمانوں کو پیدا کیا اور اس میں دریا اور پہاڑ اور سڑکیں بنائیں وہ غیر ممکن کو ممکن میں بدلنے کی قوت رکھتا ہے اور یہ بھی کہ خدا اگلے جہان میں مردہ کو نئی زندگی بخش سکتا ہے۔ اس سورۃ کے اختتام پر یہ بتایا گیا ہے کہ جب وہ عظیم کارنامہ وقوع پذیر ہوگا یعنی اسلام کی فتح یا قیامت کا برپا ہونا، تو مجرموں کو آگ میں ڈالا جائے گا مگر وہ متقی جو تقویٰ سے زندگی بسر کرنے والے ہوں گے وہ جنت کی نعماء سے متمتع ہوں گے۔

سورۃ عبس (80 ویں سورۃ)

(مکی سورۃ، تسمیہ سمیت اس سورۃ کی 43 آیات ہیں)

سیاق و سباق اور مضامین کا خلاصہ

یہ سورۃ بھی اپنی سابقہ دو سورتوں (سورۃ النبا اور سورۃ النازعات) کی طرح ابتدائی مکی دور میں نازل ہوئی۔ نوڈلکے اور میور بھی دیگر مسلمان علماء کی طرح یہی رائے رکھتے ہیں۔

سابقہ سورۃ (النازعات) کے اختتام پر آپ ﷺ کو یہ بتایا گیا تھا کہ آپ کا فرض ہے کہ اپنی قوم کو الٰہی پیغام کھول کھول کر سنا دیں۔ موجودہ سورۃ حضرت عبد اللہ بن ام مکتوم کے واقعہ سے شروع ہوتی ہے اور یہ اخلاقی سبق سکھاتی ہے کہ دنیاوی مال و متاع اور عالی مرتبت سے کسی انسان کی حقیقی وقعت کا اندازہ نہیں لگایا جا سکتا مگر اس کے دل کی نیکی سے اور حق کی بات کو سننے کی لگن سے ایسا اندازہ لگانا ممکن ہے۔ اس سورۃ میں آپ ﷺ کو خاص طور غریب اور مظلوم لوگوں کے جذبات کی حساسیت کا خیال رکھنے کے احساسات کی توجہ دلائی گئی ہے۔ اس سورۃ میں مزید بتایا گیا ہے کہ قرآن کریم جو جملہ انسانیت کے لئے آخری الٰہی کتاب ہے اس کی تعظیم ہمیشہ قائم رہے گی اور دنیا کے کناروں تک پڑھی جاتی رہے گی اور محفوظ رہے گی۔ اس سورۃ کے اختتام پر کفار کو تنبیہ کی گئی ہے کہ اگر انہوں نے اس الٰہی پیغام کو جھٹلایا اور آپ ﷺ کی مخالفت پر کمر بستہ رہے تو انہیں ایک ایسے دن کا سامنا کرنا ہوگا جب بے چارگی، شرمندگی اور رسوائی ان کا مقدر ہوں گے۔ جبکہ نیک اعمال بجالانے والے مومن نعمتوں والی جنت میں ہوں گے اور ان کے چہرے خدائی خوشنودی اور رضا کے باعث خوب منور ہوں گے۔

سورۃ التکویر (81 ویں سورۃ)

(مکی سورۃ، تسمیہ سمیت اس سورۃ کی 30 آیات ہیں)

وقت نزول اور سیاق و سباق

یہ سورۃ ابتدائی مکی دور کی ہے، ممکنہ طور پر نبوت کے چھٹے سال کی یا اس سے کچھ قبل کی ہے۔ سابقہ سورتوں میں قیامت کے برپا ہونے کا ذکر ہے اور ایک عظیم الشان انقلاب کا بھی جو آپ ﷺ کے ذریعہ آپ ﷺ کے صحابہ میں برپا ہوا اور جس انقلاب کو قرآن کریم نے قیامت کا نام دیا ہے۔ اس قیامت (روحانی انقلاب) نے دو مرتبہ وقوع پذیر ہونا تھا، پہلے خود آپ ﷺ کی بعثت کے ساتھ اور دوسری مرتبہ آپ ﷺ کی آمد ثانی کے ساتھ جو آپ ﷺ کے نائب کے طور پر ظاہر ہونا تھا یعنی مسیح موعود اور امام مہدی کے ذریعہ۔ جس کی آمد کا بہت واضح اشارہ سورۃ الجمعۃ کی آیت نمبر چار میں ہے۔ یہ اسلام کی نشاۃ ثانیہ ہے جو امام مہدی اور مسیح موعود کے ہاتھوں ہونا مقدر تھی اور ان عظیم الشان تبدیلیوں (مادی ترقیات) کا بھی جن کا اس سورۃ میں ذکر کیا گیا ہے۔ اس سورۃ کا آغاز ان حیرت انگیز تبدیلیوں سے کیا گیا ہے اور پھر اس عارضی اخلاقی پسماندگی کا ذکر ہے جو اس دور کے مسلمانوں میں راہ پالے گی اور اس سورۃ کا اختتام اس امید اور خوشخبری کے ساتھ ہوا ہے کہ ایسے وقت میں مسلمانوں سے وعدہ کیا گیا ہے کہ اچانک مسلمانوں کی تاریک دن کے طلوع ہونے کی روشنی اور کامیابی سے بدل جائے گی کیونکہ اسلام خدا کا آخری پیغام ہے جو جملہ انسانیت کے لئے آیا ہے اور قیامت تک قائم رہے گا۔

آج کی دعا

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ، وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ فِتْنَۃِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ، وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ فِتْنَۃِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ

(سنن نسائی کِتَابُ الْجَنَائِزِ التَّعَوُّذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ حدیث:2062)

ترجمہ: اے اللہ! میں قبر کے عذاب سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اور آگ کے عذاب سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اور زندگی و موت کے فتنے سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور (جھوٹے) مسیح دجال کے فتنے سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔

یہ سید و مولیٰ آقائے دوجہاں پیارے نبی حضرت محمد ﷺ کی قبر اور آگ کے عذاب سے اور مسیح دجال کے فتنہ سے بچنے کی دعا ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک یہودی عورت ان کے پاس آئی۔ اس نے عذاب قبر کا ذکر چھیڑ دیا اور کہا کہ اللہ تجھ کو عذاب قبر سے محفوظ رکھے۔ اس پر عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عذاب قبر کے بارے میں دریافت کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا جواب یہ دیا کہ ہاں عذاب قبر حق ہے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ پھر میں نے کبھی ایسا نہیں دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی نماز پڑھی ہو اور اس میں عذاب قبر سے خدا کی پناہ نہ مانگی ہو۔

(صحیح بخاری کِتَابُ الْجَنَائِزِ بَابُ مَا جَاءَ فِی عَذَابِ الْقَبْرِ حدیث: 1372)

مرسلہ: مریم رحمٰن

غلام مصباح بلوچ۔ کینیڈا

تعارف صحابہ کرامؓ

حضرت سید رسول بخش صاحب۔سرلو ضلع کٹک (اڈیشہ۔ انڈیا)

حضرت سید رسول بخش صاحب ولد سید عبدالقادر صاحب موضع سرلونیا گاؤں ضلع کٹک (صوبہ اڈیشہ۔ انڈیا) کے رہنے والے تھے اور سکول میں مدرس تھے۔ آپ حضرت مولانا سید عبدالرحیم صاحب کٹکی رضی اللہ عنہ (وفات: 12/جنوری 1916ء) جنھوں نے صوبہ اڈیشہ کے علاقے سے سب سے پہلے قبول احمدیت کی توفیق پائی، کے خالہ زاد بھائی تھے اور برادر نسبتی بھی تھے۔ ان کے قبول احمدیت کے بعد اپنے علاقے میں تبلیغ کرنے پر آپ نے بھی جلد بیعت کر لی چنانچہ آپ کا اور آپ کی اہلیہ کا نام بیعت کنندگان میں یوں درج ہے: مولوی سید رسول بخش صاحب جیرام پور، اہلیہ مولوی سید رسول بخش صاحب (الحکم 10 فروری 1900ء صفحہ 10 کالم 3) اس طرح آپ اس علاقے کے بیعت کرنے والوں میں سے اوّلین میں سے تھے لیکن آپ قادیان حاضر نہ ہوسکے (واللہ اعلم)۔ اپنی بیعت کے ساتھ ہی تبلیغ کا کام شروع کر دیا اور جلد ہی آپ کی تبلیغ کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ نے کئی سعید روحوں کو قبول احمدیت کی توفیق بخشی چنانچہ 1900ء میں ہی اپنی بیعت کے جلد بعد ایک عریضہ بزبان فارسی حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں لکھا جس میں اپنے علاقہ کے قریبًا 20 افراد کے نام بغرض بیعت تحریر کیے، آپ لکھتے ہیں:

’’ہادی بادیہ ضلالت، مورد برکات و رحمت، قاتل کفار از سیف قرآن، ناسخ اولاد بے ادیاں، عادل و منصف وحکم غازی و فاتح از علم قلم معدن جود وسخا، واقف اسرار خدا، حضرت مہدی و عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام

مسکین معلم اردو و فارسی موضع کیرنگ سید رسول بخش ابن سید قادر بخش متوطن موضع سیرلونیا گاؤں پرگنہ سوہانگ ضلع کٹک بنگال عرض بخدمت فیضب..... میدارد کہ جناب مولوی سید عبدالرحیم صاحب کٹکی دریاپوری مصنف الدلیل المحکم علیٰ وفات عیسیٰ بن مریم برادر خالہ زاد ایں ضروری میشوند۔ زہے نصیب ما منتظران مھدی مولوی صاحب موصوف احوال ظھور و ہدایت آنجناب اقدس اکثر کتابہائے دریں دیار ما شائع فرمودند .... آں کتبہارا از امداد علم و عقل بمطالعہ آوردہ معہ حدیث کہ دربارہ فاطمی مرقومہ شدہ از موضوعات دانستہ از عنایت و ہدایت خدای عز و جل مھدی و مثیل مسیح آنجناب اقدس را دانستہ ما چندکساں تخمینًا 200 در 1900ء از تاریکی و کج فھمی بدر آمدہ ایم من بعد بالفعل ذکر آں جناب اقدس در افواہ خواص وعوام ایں سمت افتادہ انشاء اللہ عنقریب از امداد الٰہی اکثر براہ است۔ خواہند آمد و چگونہ نیامیند کہ حق بطرف ماست۔ فدوی از عرصہ سہ ونیم سال دریں مقام کیرنگ قلعہ خردہ ضلع پوری بنگال بکار معلمی مقررست و دریں جا سہ صد و پنجاہ خانہ خانہ مسلماناں خواہد شد فی الحال بفضلہٖ تعالیٰ چند کس بیعت کردہ اند۔ نام او شاں در ذیل مرقوم اند۔ برائے مہربانی در خدمت مریدان خود قبول فرمودہ در الحکم نام ایشاں معہ مضمون عریضہ فدوی درج فرمانید .....‘‘

(الحکم 17 /اپریل 1901ء صفحہ 15 کالم 3)

ترجمہ: اے صحرائے ضلالت کے ہادی! برکات و رحمت کے مورد! سیف قرآن سے کفار کو قتل کرنے والے! بے دینوں کی اولاد کے ناسخ! عادل و منصف اور غازی وحکم اور قلم کے جھنڈے کے ساتھ فاتح! کان جود وسخا! واقفِ اسرار خدا حضرت مہدی و عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ و السلام!

خاکسار معلّم اردو و فارسی موضع کیرنگ سید رسول بخش ابن سید عبدالقادر بخش متوطن موضع سرلونیا گاؤں تحصیل سوہانگ ضلع کٹک بنگال آنجناب کی خدمت میں عرض کناں ہے کہ جناب مولوی سید عبدالرحیم صاحب کٹکی دریاپوری مصنف ’’الدلیل المحکم علیٰ وفات عیسیٰ بن مریم‘‘ جو میرے خالہ زاد بھائی ہیں، ہم جو مہدی کے منتظر تھے کی خوش نصیبی ہے کہ اُس نے آنجناب اقدس کے ظہور و ہدایت کے احوال کے بارہ میں ہمارے ان علاقوں میں کئی کتب شائع فرمائی ہیں، اُن کتب کو علم وعقل کی مدد سے مطالعہ کر کے نیز اس حدیث کو پڑھ کر کہ جو فاطمی مہدی کے بارہ میں تحریر شدہ ہے..... خدا تعالیٰ کی عنایت و ہدایت سے آنجناب کو مہدی و مثیل عیسیٰ سمجھتے ہوئے ہم چند آدمی تخمینًا دو صد (200) 1900ء میں تاریکی و کج فہمی سے نجات پا گئے ہیں۔ بعد ازیں عملًا آنجناب اقدس کا ذکر خواص وعوام کی زبانوں پر ان شاء اللہ امداد الٰہی سے جاری ہوگا اور لوگ اس جانب آئیں گے اور کیوں نہ آئیں گے کہ حق ہماری طرف ہے۔ خاکسار ساڑھے تین سال سے اس مقام کیرنگ قلعہ خورد ضلع پوری بنگال میں بطور معلّم مقرر ہے اور یہاں ساڑھے تین صد (350) گھر مسلمانوں کے ہوجائیں گے۔ فی الحال بفضلہٖ تعالیٰ چند افراد نے بیعت کر لی ہے ان کے نام ذیل میں درج ہیں، براہ مہربانی اپنے مریدوں میں قبول کر کے ان کے نام خاکسار کے خط کے مضمون کے ہمراہ رسالہ الحکم میں درج فرمائیں۔

محترم سید محمد زکریا صاحب سابق صدر جماعت بھدرک صوبہ اوڈیشہ (وفات: 27/مئی 1972ء مدفون کوسمبی) بیان کرتے ہیں:

’’.....حضرت سید رسول بخش صاحب آف سرلو ضلع کٹک (جو کیرنگ کے معلّم تھے) کی تبلیغ وتعلیم و تربیت سے بعد میں متعدد احباب حلقہ بگوش احمدیت ہوگئے۔‘‘ (بدر قادیان 8/اپریل 1971ء صفحہ 7) تبلیغ و تربیت کے ساتھ احمدیت میں آنے والے نئے احباب کی بوجہ بیعت مشکلات کا ازالہ کرنے کی بھی کوشش کرتے، محترم الحاج خان بہادر مصاحب خان صاحب (وفات: 5/اگست 1971ء) آف کیرنگ کو ان کے بیعت کرنے کی وجہ سے ان کے والدین نے گھر سے نکال دیا تو وہ مسجد میں آگئے جہاں حضرت سید رسول بخش صاحبؓ نے دیکھ کر پوچھا کہ رات میں نے خواب میں دیکھا تھا کہ تو دوڑ کر میرے پاس آ گیا ہے، کیا بات ہے؟ واقعہ سن کر آپؓ نے ان کو تسلی دی اور اپنے پاس رکھا پھر ہوسٹل میں داخل کرا دیا جس کے اخراجات بھی آپؓ کی کوششوں سے ادا ہوتے رہے۔

(بدر 2/ستمبر 1971ء صفحہ 10)

شعر وشاعری میں بھی شغف رکھتے تھے اور خاکپاؔ تخلص لکھتے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق آپ کی دو خوبصورت نظمیں اخبار بدر میں شائع شدہ ہیں جن میں سے بعض اشعار ذیل میں درج کیے جاتے ہیں:

تاثیر کیا ہی میرزا تیرے سخن میں ہے
آبِ حیات تیرے ہی گویا دہن میں ہے
تشبیہ کس سے دوں دُرّ دندان کو تیرے
اب قدر ایک ذرہ نہ دُرّ عدن میں ہے
جو لوگ تیرے در پہ ہیں کہتے ہیں رات دن
یہ کیسی جا ہے اس کی نہ لذّت وطن میں ہے
ہندوستان کا رتبہ بڑھا تیرے فیض سے
اب اس کو فخر سارے زمین و زمن میں ہے
حاضر ہیں تیرے در پہ ہر اک فن کے استاد
اب قادیان کو ناز ہر اک علم وفن میں ہے
وحدت کے باغ کا تو عجب ایک پھول ہے
مانند تیرے گل نہیں باغ و چمن میں ہے
کس طرح تجھ کو دیکھوں یہی فکر ہے مجھے
ہے زر نہ میرے پاس، نہ طاقت بدن میں ہے
جو خاکپائے خادم مہدی ہے بالیقیں
اس کا بھی ذکر ہوتا ہر ایک انجمن میں ہے

(بدر 9 اگست 1906ء صفحہ 3)

دوسری نظم

دل میں ہے میرے بھری دید کی حسرت تیری
کس طرح دیکھوں میں وہ چاندسی صورت تیری
مہر و ماہ مارے حیا مُنہ کو چھپائے اپنے
ایک جھلک دیکھے جوتھی نور کی مورت تیری
دین کو تو ہی ثریا سے زمین پر لایا
کیسے نادان ہیں جو کرتے نہیں حُرمت تیری
تو محمد کا پیارا ہے، خدا کا مرسل
اس لیے ہو رہی ہے عالم میں ہے شہرت تیری
وہ دن آتا ہے چلا، حق نے بشارت دی ہے
بادشاہ کپڑوں سے ڈھونڈیں گے وہ برکت تیری
فکر ہے دین کا تجھے، تو ہے غلام احمد
نام ہے جیسا تیرا ویسی ہے خدمت تیری
خاکپاؔ تیرا ہوں تو مجھ کو بلالے در پر
اب ستاتی ہے مجھے ہر گھڑی فرقت تیری

(بدر 17مئی 1906ء صفحہ 7 کالم 3)

آپ کے مزید حالات نہیں مل سکے۔ آپ کے ایک بیٹے محترم سید کریم بخش صاحب کی شادی حضرت سید عبدالرحیم سونگھڑوی صاحبؓ کی بیٹی محترمہ محسنہ خاتون صاحبہ (وفات: 13/فروری 1932ء بعمر 22 سال) کے ساتھ ہوئی۔ (الفضل 8/مارچ 1932ء صفحہ 2) تحریک جدید کے پانچ ہزاری مجاہدین میں دھنکنال (اڈیشہ) کے تحت سید عبدالقادر صاحب سٹینو گرافر کا نام درج ہے جنھوں نے اپنے والد سید رسول بخش صاحب اور والدہ سیدہ وزیرن بی بی صاحبہ کی طرف سے بھی چندہ ادا کیا ہوا ہے۔ اللّٰھم اغفر لھُم و ارحمھم۔

درثمین احمد ۔ جرمنی

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اپنے شدید مخالف اور معاند رشتے داروں سے حسنِ سلوک

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

’’اور اللہ کی عبادت کرو اور کسی چیز کو اسکا شریک نہ ٹھہراؤ اور والدین کے ساتھ احسان کرو اور قریبی رشتہ داروں سے بھی اور یتیموں سے بھی اور مسکین لوگوں سے بھی اور رشتہ دار ہمسائیوں سے بھی اور غیر رشتہ دار ہمسائیوں سے بھی اور اپنے ہم جلیسوں سے بھی اور مسافروں سے بھی اور ان سے بھی جن کے تمہارے داہنے ہاتھ مالک ہوئے۔ یقیناً اللہ اس کو پسند نہیں کرتا جو متکبر اور شیخی بگھارنے والا ہو۔‘‘

(سورۃ النساء آیت 37 ترجمہ بیان فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

’’حقوق اللہ اور حقوق العباد کو جب تک ایک منظم رنگ میں ادا نہ کیا جائے اس وقت تک انسان نیکی کا اعلیٰ مقام حاصل نہیں کرسکتا۔‘‘

(تفسیر کبیر جلد دوم صفحہ 356)

حدیث شریف میں آتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جسے پسند ہو کہ اس کے رزق میں فراخی دی جائے یا اسکی عمر لمبی کی جائے تو اسے چاہئے کہ وہ صلہ رحمی کرے‘‘

(صحیح مسلم جلد سیزدہم کتاب البر و الصلۃ ولاداب حدیث نمبر 4742 از نور فاؤنڈیشن قادیان 2012ء)

حضرت اقدس مسیح موعودؑ تو اپنے سچے معشوق حضرت محمد مصطفیٰؐ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کی عملی تصویر تھے اور جس قدر محبت اور عشق کا تعلق آپؑ کی ذات بابرکات کے ساتھ تھا اُسی قدر آپؑ کے ہر قول پر عمل پیرا ہونیکی کوشش بھی ہوتی تھی۔ غرض اُس پاک نبیؐ کے اسوہ کا بہترین نمونہ تو حضرتِ اقدس کی ذاتِ مبارک میں پنہاں تھا اسی لئے آپ علیہ السلام اپنے احباب جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

’’اس کے بندوں پر رحم کرو اور ان پر زبان یا ہاتھ یا کسی تدبیر سے ظلم نہ کرو اور مخلوق کی بھلائی کے لئے کوشش کرتے رہو اور کسی پر تکبر نہ کرو گو اپنا ماتحت ہو اور کسی کو گالی مت دو گو وہ گالی دیتا ہو غریب اور حلیم اور نیک نیت اور مخلوق کے ہمدرد بن جاؤ۔۔۔ نادانوں کو نصیحت کرو نہ کہ خود نمائی سے ان کی تذلیل اور امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو نہ خود پسندی سے ان پر تکبر ہلاکت کی راہوں سے ڈرو۔۔۔ تم اگر چاہتے ہو کہ آسمان پر تم سے خدا راضی ہو تو باہم ایسے ایک ہو جاؤ جیسے ایک پیٹ میں دو بھائی تم میں سے زیادہ بزرگ وہی ہے جو زیادہ اپنے بھائی کے گناہ بخشتا ہے۔‘‘

(کشتی نوح روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 11تا13)

اور اسی بات کا اظہار آپ اقدسؑ اپنے اس شعر مبارک میں فرماتے ہیں:

گالیاں سن کر دعا دو پا کے دُکھ آرام دو
کبر کی عادت جو دیکھو تم دکھاؤ انکسار

(روحانی خزائن جلد 21 براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 144)

ایک اور جگہ فرماتے ہیں:

’’قرآن شریف نے جسقدر والدین اور اولاد اور دیگر اقرباء اور مساکین کے حقوق بیان کیے ہیں۔ میں نہیں خیال کرتا کہ وہ حقوق کسی اور کتاب میں لکھے گئے ہوں۔‘‘

(چشمہ معرفت روحانی خزائن جلد نمبر 23 صفحہ 208 تا 209)

اس لیے ہمیشہ اپنے مخالفین اور اقارب کی بد زبانی کے جواب میں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام

آپ نے خدا تعالیٰ کے آستانہ پر سر جھکا کر یہ دعا کی:

’’اے قادر و ذوالجلال خدا، اے ہادی و رہنما! ان لوگوں کی آنکھیں کھول اور آپ ان کو بصیرت بخش اور آپ ان کے دلوں کو سچائی اور راستی کا الہام بخش اور یقین رکھتا ہوں کہ میری دعائیں خطا نہیں جائیں گی۔‘‘

(آئینہ کمالاتِ اسلام روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 324)

یہ تھا آپ کا پاک نمونہ کہ اپنے مخالفین کے لئے بھی کوئی تعزیزی کارروائی پسند نہیں کی۔ فقط ایک دعا کا سہارا لیا اور تمام تر دنیاوی اسباب کو خدا پر چھوڑ دیا جو کہ ایک نبی کی شان کو ظاہر کرتا ہے۔ آپ کی تمام تر حیاتِ طیبہ کا جائزہ لیں تو یہ بات ظاہر و ثابت ہے کہ تمام تر مصائب اور مشکلات کے باوجود آپ نے اپنا تعلق فقط ایک خدائے واحد و یگانہ سے رکھا اور اس نے بھی اپنے بندے کی دلداری میں کوئی کسر نہیں چھوڑی یہاں تک کہ آپؑ کے والدِ محترم کی وفات کی خبر پاکر جہاں آپ پریشان ہوئے تو اُس نے اپنے پیار کا اظہار کرتے ہوئے ’’اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ‘‘ کا الہام کیا اور پھر مزید محبت کا اظہار ’’مولابس‘‘ کی صورت میں ظاہر ہوا۔ آپؑ کے والدِ محترم ہمیشہ اس خیال سے کہ آپؑ اپنے بڑے بھائی کے دستگیر نہ رہیں آپؑ کو اپنی زندگی میں حکماً مقدمات کی پیروی کا ارشاد فرمادیتے تھے لیکن بارطبع آپؑ کو اس شغل سے سخت نفرت تھی اس لئے جب مقدمہ میں آپ ہار گئے اور مقدمہ خارج ہوگیا تو آپ نے خوشی کا اظہار فرمایا کہ شکر ہے کہ مقدمہ سے خلاصی ہوئی اور اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ کرنے کی فرصت مل گئی۔

(ماخوذ از حیات طیبہ مؤلفہ شیخ عبد القادر مرحوم سوداگرمل صفحہ 14 تا 15 ایڈیشن 2001ء نظارت نشر و اشاعت قادیان)

آپ کے بڑے بیٹے مکرم مرزا سلطان احمد صاحب فرمایا کرتے تھے کہ والد صاحب نے اپنی عمر ایک مغل کے طور پر نہیں بلکہ فقیر کے طور پر گذاری۔

(ماخوذ از حیات طیبہ مؤلفہ شیخ عبد القادر مرحوم سوداگرمل صفحہ 14-15۔ ایڈیشن 2001ء نظارت نشر و اشاعت قادیان)

آپؑ کے والدِ محترم کی وفات کے بعد خاندانی جائیداد کے منتظم آپؑ کے بڑے بھائی مرزا غلام قادر صاحب تھے۔ آپؑ اگر چاہتے تو جائیداد کی تقسیم کا مطالبہ کر کے اپنا حصہ لے سکتے تھے مگر آپؑ نے اس طرف قطعاً توجہ نہیں فرمائی بلکہ جو کچھ بھی کھانے پینے کو مل جاتا اُسے بڑے بھائی کا احسان سمجھ کر قبول فرماتے اور کبھی حرفِ شکایت زبان پر نہ لاتے۔ آپؑ کی بھاوج کا سلوک آپؑ کے ساتھ بے پناہ سخت تھا لیکن آپؑ نے صبر و تحمل کا وہ اعلیٰ نمونہ دکھایا جس کی مثال انبیائے اکرام کی پاکیزہ زندگیوں سے ہی مل سکتی ہے۔ مذکورہ بالا ایامّ آپ کے لئے انتہائی حوصلہ شکن تھے۔ ایک دفعہ آپؑ نے اپنی کسی ضرورت کے لئے بھائی سے نہایت قلیل رقم منگوانی چاہی تو انہوں نے اسراف قرار دے کر رقم دینے سے انکار کر دیا لیکن خدا کی قدرت کہ آپکی بھاوج جن کے ہاتھوں آپکو بے پناہ تکالیف کا سامنا کرنا پڑا وہ آپکے ایک الہام کے تحت 1921ء میں بیعت کر کے سلسلہ میں داخل ہوئیں۔

(ماخوذ از حیات طیبہ مؤلفہ شیخ عبد القادر مرحوم سوداگرمل صفحہ 39، 40 ایڈیشن 2001ء نظارت نشر و اشاعت قادیان)

آپکے بڑے بھائی مرزا غلام قادر صاحب نے جناب نواب سردار حیات خانصاحب کی بطور جج ملازمت سے معطّلی پر آپؑ کی خدمت میں دعا کی درخواست کی جس کے نتیجہ میں وہ دوبارہ ملازمت پر بحال ہو گئے۔

(ماخوذ از حیات طیبہ مؤلفہ شیخ عبد القادر مرحوم سوداگرمل صفحہ 44 ایڈیشن 2001ء نظارت نشرو اشاعت قادیان)

اسی طرح مرزا احمد بیگ صاحب جو کہ آپؑ کے رشتہ داروں میں سے تھے وہ بھی آپؑ سے نشان کے طالب رہتے تھے آخر انجام کار اپنی بد زبانی سے تائب ہوئے اور آپؑ کی خدمتِ اقدس میں دعا کے لئے خطوط وغیرہ بھی لکھے جس کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ نے آپؑ کی دعاوں کو قبول فرمایا

(ماخوذ از حیات طیبہ مولفہ شیخ عبد القادر مرحوم سوداگرمل صفحہ 68 ایڈیشن 2001 نظارت نشر و اشاعت قادیان)

حضرت اقدسؑ کے زمانہ نبوت میں آپؑ کے مخالف آپ سے مخالفت میں اتنے بڑھ گئے کہ کنوئیں کا پانی آپؑ کے لئے بند کر دیا۔ اُس وقت دو کنوئیں تھے۔ ایک مرزا سلطان صاحب جنہیں آپؑ کے بڑے بھائی مرزا غلام قادر صاحب نے اپنا منہ بولا بیٹا بنا رکھا تھا انکے مکان میں تھا اور دوسرا مرزا نظام الدین کے مکان میں۔ ایک دفعہ شدید مخالفت اور بدزبانی کا سامنا کرنا پڑا اور پانی کی بڑی دقّت ہوگئی تو احباب کے مشورہ سے آپؑ نے ’’الدار‘‘ میں کنواں کھدوایا۔ اسی طرح مرزا امام الدین صاحب اور مرزا نظام الدین صاحب جو کہ آپ کے چچا زاد بھائی تھے، ہر وقت آپؑ کو دُکھ اور تکلیف دینے کے لئے نئے نئے حربے سوچتے تھے اس لئے ایک بار انہوں نے مسجدِ مبارک کا راستہ جو گلی کی صورت میں ہے، دیوار کھینچ کر بند کر دیا۔ آپؑ نے چند دوستوں کو بات چیت کے لئے بھجوایا کہ اُن سے بات کریں اور نرمی سے سمجھائیں کہ راستہ بند نہ کریں اس سے میرے مہمانوں کو شدید تکلیف ہوگی اگر چاہیں تو میری کسی اور جگہ پر قبضہ کر لیں مگر وہ لوگ اپنی عداوت اور دشمنی میں مزید بڑھ گئے اور آخر ایک طویل مقدمے کے بعد آپؑ کے حق میں فیصلہ ہوا۔ آپ تک یہ خبر پہنچی تو آپؑ نے فرمایا:

’’گویا ایک سال آٹھ ماہ کا رمضان تھا جس کی آج عید ہوگئی‘‘

اور اس پر ہی بس نہیں بلکہ امام الدین اور نظام الدین نے ڈھٹائی کے ساتھ درخواست کی کہ ہرجانہ اور خرچ مقدمہ معاف کیا جائے تو آپؑ نے نہایت دریا دلی اور سیر چشمی کے ساتھ انہیں معاف کر دیا۔

(ماخوذ از حیات طیبہ مؤلفہ شیخ عبد القادر مرحوم سوداگرمل صفحہ 203 تا 205 ایڈیشن 2001ء نظارت نشر و اشاعت قادیان)

ایک دفعہ حضرت مسیح موعودؑ کو اطلاع ملی کہ مرزا نظام الدین صاحب جو حضرت مسیح موعودؑ کے اشد ترین مخالف تھے بیمار ہیں اس پر حضور نے ان کی عیادت کے لئے بلاتوقف ان کے گھر تشریف لے گئے۔ اس وقت ان پر بیماری

کا اتنا شدید حملہ تھا کہ ان کا دماغ بھی اس سے متاثر ہو گیا تھا۔ آپؑ نے ان کے مکان پر جا کر ان کے لئے مناسب علاج تجویز کیا جس سے وہ خدا کے فضل سے صحت یاب ہو گئے۔ حضرت اماں جان ام المومنین رضی اللہ عنھا بیان فرماتی ہیں کہ باوجود اس کے کہ مرزا نظام الدین حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سخت مخالف بلکہ معاند تھے آپ علیہ السلام ان کی تکلیف کی اطلاع پا کر فوراً ہی ان کے گھر تشریف لے گئے اور ان کا علاج کیا اور ان سے ہمدردی فرمائی۔ یہ وہی مرزا نظام الدین صاحب ہیں جنہوں نے حضرت مسیح موعودؑ کے خلاف جھوٹے مقدمات کھڑے کئے اور اپنی مخالفت کو یہاں تک پہنچایا کہ حضرت مسیح موعودؑ اور حضورؑ کے دوستوں اور ہمسایوں کو دکھ دینے کے لئے حضورؑ کی مسجد یعنی خدا کے گھر کا رستہ بند کر دیا اور بعض غریب احمدیوں کو اذیتیں پہنچائیں کہ جن کے ذکر تک سے شریف انسان کی طبیعت حجاب محسوس کرتی ہے مگر حضورؑ کی رحمت اور شفقت کا یہ عالم تھا کہ مرزا نظام الدین صاحب جیسے معاند کی بیماری کا علم پا کر بھی حضورؑ کی طبیعت بے چین ہو گئی۔

(سیرت طیبہ مؤلفہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب صفحہ 290،291 بحوالہ خطبہ جمعہ 23 جنوری 2004ء شائع کردہ الفضل انٹرنیشنل 26 مارچ تا کیم اپریل 2004 صفحہ 12)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایک ذاتی واقعہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت مسیح موعودؑ اپنے اس حجرہ میں کھڑے تھے جو عزیزم میاں شریف احمد کے مکان کے ساتھ ملحق ہے۔ والدہ صاحبہ بھی غالباً پاس تھیں۔ میں نے کوئی بات کرتے ہوئے مرزا نظام الدین صاحب کا نام لیا تو صرف نظام الدین کہا۔ اس پر حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا:

”میاں! آخر وہ تمہارا چچا ہے اس طرح نام نہیں لیا کرتے۔“

(سیرت المہدی جلد اول حضرت مرزا بشیر احمد صاحب صفحہ 28)

یہ تھی اس مہدی دوراں کی پاکیزہ زندگی کہ تمام تر عمر آپؑ نے مختلف قسم کی مشکلات کا، مخالفتوں کا سامنا کرتے ہوئے گزارا۔ غیروں سے ہی نہیں بلکہ اپنوں نے بھی آپؑ کے ساتھ ایذا رسائی میں کوئی کسر نہ اُٹھا رکھی مگر آپؑ نے اپنے پاک نمونہ سے نہ صرف ان سے درگزر سے کام لیا بلکہ انہیں معاف بھی فرما دیا۔ آپؑ کی پاکیزہ زندگی اس طرح کے واقعات سے بھری پڑی ہے۔ آپؑ خود فرماتے ہیں:

”میں سچ کہتا ہوں کہ دشمن سے مدارات سے پیش آنا آسان ہے مگر دشمن کے حقوق کی حفاظت کرنا اور مقدمات میں عدل اور انصاف کو ہاتھ سے نہ جانے دینا یہ بہت مشکل اور فقط جواں مردوں کا کام ہے اکثر لوگ اپنے شریک دشمنوں سے محبت تو کرتے ہیں اور میٹھی میٹھی باتوں سے پیش آتے ہیں مگر ان کے حقوق دبا لیتے ہیں ایک بھائی دوسرے بھائی سے محبت کرتا ہے اور محبت کے پردے میں دھوکا دیکر اس کے حقوق دبا لیتا ہے ۔۔۔ جو شخص اپنے جانی دشمن سے عدل کرے گا اور سچائی اور انصاف سے درگزر نہیں کرے گا وہی ہے جو سچی محبت بھی کرتا ہے۔“

(نورالقرآن نمبر 2 روحانی خزائن جلد 9 صفحہ 409 تا 410)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ اسوۂ حسنہ ہم سب کے لئے مشعل راہ ہے۔ خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اپنی رضا جوئی پر قائم کرتے ہوئے ہمیں اس نیک اسوہ پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

عاطف وقاص۔ ٹورنٹو کینیڈا

آؤ اُردو سیکھیں

سبق نمبر 5

قارئین روزنامہ الفضل کے لئے اُردو سکھلانے کا مبارک سلسلہ شروع کیا جا رہا ہے تا مغربی ممالک کے احمدی بچے حضرت مسیح موعودؑ کی اُردو کتب سے استفادہ کر سکیں۔ (ادارہ)

ہمارا آج کا سبق اردو زبان میں الفاظ کی مختلف قسموں، صفات، اور کردار سے متعلق ہے۔ یعنی ہم یہ دیکھیں گے کہ الفاظ کب کب کون کون سا کام کرتے ہیں۔ اگر ہم عام طور پر دیکھیں تو الفاظ کی دو بڑی اقسام ہیں۔ مستقل اور غیر مستقل

مستقل: یہ وہ الفاظ ہوتے ہیں جو اکیلے ہی اپنے مکمل معنی دیتے ہیں جیسے

اسم Noun

یعنی چیزوں کے نام۔ مثال کے طور پہ ٹرک، لندن، اقبال یہ اسم ہیں اور یہ اپنے اندر اپنے مکمل معنی رکھتے ہیں۔ یعنی اسم کے اندر ایک مکمل آئڈیا موجود ہوتا ہے جسے اردو میں تصور کہتے ہیں۔

صفت Adjective

یہ ایک ایسا لفظ ہوتا ہے جو اسم کے بارے مزید معلومات دیتا ہے۔ جیسے لڑکا اسم ہے اور نیک صفت تو اگر کہیں نیک لڑکا تو یہاں نیک جو کہ صفت ہے اسم یعنی لڑکے کے بارے میں مزید معلومات دے رہا ہے۔ مزید مثالیں ملاحظہ ہوں

اچھا، برا، پتلا، موٹا، وسیع، تنگ، کچا، پکا، اپنا، عاقل، دانا، احمق، ایک وغیرہ

ضمیر Pronoun

یہ ایسے الفاظ ہوتے ہیں جو اسم کی جگہ فقرے میں اس لیے استعمال ہوتے تا کہ بار بار نام لکھنا یا بولنا غیر فطرتی اور عجیب لگتا ہے۔ جیسے اگر کہیں محمود نے سبق پڑھا پھر محمود کھیلنے باہر چلا گیا جب محمود واپس آیا تو محمود نے کھانا کھایا تو یہاں اسم محمود کی تکرار یعنی بار بار آنا زبان کی روانی کو توڑتا ہے اس لیے محمود کو ایک بار استعمال کرنے کے بعد فقرات میں روانی کے لیے محمود کے قائم مقام ضمیر استعمال کریں گے اور کچھ یوں کہیں گے کہ محمود نے سبق پڑھا پھر 'وہ' کھیلنے باہر چلا گیا۔ جب 'وہ' واپس آیا تو اس نے کھانا کھایا۔

مزید وضاحت کے لیے ہم دیکھتے ہیں کہ ضمیر کس طرح سے کام کرتی ہے

Subjective case حالت فاعلی Objective Case حالت مفعولی Possessive Case حالت اضافی یعنی جب یہ کہنا ہو کہ یہ چیز کس کی ہے

I میں	مجھ یا مجھ کو	میرا
We ہم	ہمیں یا ہم کو	ہمارا
You تم یا تو	تجھے یا تجھ کو تمہیں یا تم کو	تیرا یا تمہارا
He/She وہ		

Unlike English language Urdu pronouns do not make any difference between masculine and feminine. However, verb decides the gender of the subject and pronoun.

اردو میں ضمیر مذکر اور مونث کا فرق نہیں کرتی تاہم فعل کی شکل تبدیل ہو کر مذکر اور مونث میں فرق کر دیتی ہے اسے یا اس کو

اس کا

They وہ (جمع) ان کو یا انھیں ان کا

فعل Verb

یہ ایک لفظ ہوتا ہے جو کسی کام کا کرنا یا یا ہونا ظاہر کرتا ہے جیسے کھانا، لکھنا، پینا، جانا، آنا، پڑھنا، توڑنا، بنانا، ہٹانا، مٹانا، دکھانا، چھپانا اور ہونا وغیرہ

Be ہونا.

ایک ایسا فعل ہے جس سے مزید کئی اشکال بنتی ہیں جیسے ہے، تھا، تھی، تھے، وغیرہ

فعل یعنی کام ایک ایسا لفظ ہے جس کا وقت کے ساتھ گہرا تعلق ہے یعنی کوئی کام کب ہوا۔ اس لحاظ سے وقت یا زمانے کو تین اقسام میں تقسیم کیا جاتا ہے

ماضی، حال اور مستقبل

اس موضوع پر تفصیل اگلے اسباق میں بیان کی جائے گی

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں

ماموراللہ (یہاں مراد ہے حضرت مسیح موعودؑ) کی دعاؤں کا کل جہان (تمام دنیا) پر اثر ہوتا ہے اور یہ خدا تعالیٰ کا ایک باریک قانون (ایسا قانون ہے جسے غور و فکر سے سمجھنے کی ضرورت) ہے۔ جس کو ہر ایک شخص نہیں سمجھ سکتا۔ جن لوگوں نے شفیع (خدا تعالیٰ کے خاص بندے جو اللہ تعالیٰ کے حضور دعاؤں کے ذریعے کسی کی سفارش کر سکیں جیسے انبیاء، اولیا) کے مسئلہ سے انکار کیا ہے انہوں نے سخت غلطی کھائی ہے۔ شفیع کو قانونِ قدرت چاہتا ہے۔ اس کو ایک تعلق شدید خدا تعالیٰ سے ہوتا ہے اور دوسرا مخلوق (انسانوں) سے۔ مخلوق کی ہمدردی اس میں اسقدر ہوتی ہے کہ یوں کہنا چاہیے کہ اس کے قلب (دل) کی بناوٹ (رجحانات، ساخت) ہی ایسی ہوتی ہے کہ وہ ہمدردی کے لیے جلد متاثر ہو جاتا ہے۔ (یعنی اس کے دل میں انسانوں کے لیے بہت ہمدردی ہوتی ہے)

اس لیے وہ خدا سے لیتا ہے اور اپنی عقدِ ہمت (ہمت کے مطابق) اور توجہ سے مخلوق کو پہنچاتا ہے اور اپنا اثر اس (یعنی مخلوق) پر ڈالتا ہے۔ اور یہی شفاعت ہے۔ انسان کی دعا اور توجہ کے ساتھ مصیبت کا رفع ہونا یا معصیت (گناہ) اور ذنوب (گناہ، غلطیاں، جرائم) کا کم ہونا یہ سب شفاعت کے نیچے ہے۔ توجہ (دعا) سب پر اثر کرتی ہے خواہ مامور کو اپنے ساتھ تعلق رکھنے والوں کا نام بھی یاد ہو نہ ہو

(ملفوظات حضرت مسیح موعودؑ جلد سوم صفحہ 22)

رپورٹ: محمد ظفر اللہ سلام مربی سلسلہ لگزمبرگ

لگزمبرگ(Luxembourg)میں پہلی کامیاب پبلک تبلیغی سرگرمی

650000نفوس پر مشتمل جرمنی فرانس اور بیلجیئم کے درمیان گھرے ہوئے نہایت چھوٹے سے ملک لگزمبرگ کا شمار مغربی یورپ کے امیر ترین ملکوں میں ہوتا ہے جہاں مذہب سے لگاؤ نہ ہونے کے برابر ہے۔ عیسائی قوم ہونے کے باوجود اکثریت دہریت کا شکار ہے۔ مسلمانوں کی تعداد نہ ہونے کے برابر ہے۔ ہم نے یہاں تبلیغ سٹال لگانے،اتھارٹیز سے مل کر پیغام پہنچانے سمیت ہر جہت سے اسلام احمدیت کا پیغام پہنچانے کی ہر ممکن کوشش کی مگر ہر دفعہ اتھارٹیز کی طرف سے اجازت نہیں ملتی تھی۔ مگر خدا تعالیٰ کا حضرت مسیح موعودؑ سے وعدہ کہ میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا کے سامان بھی اللہ تعالیٰ خود ہی مہیا فرمادیا کرتا ہے۔ ہمارا رابطہ ایک ایسے شخص سے ہوا جسکا نام ”فرانسسکو“ Fransisco ہے۔ یہ ایک فلاحی تنظیم Stem vun der Stroos کے ڈائرکٹر ہیں جہاں غرباء کو مفت کھانا دیا جاتا ہے۔ ہم نے انھیں درخواست کی کہ جماعت کی طرف سے غرباء کو ایک وقت کا کھانا پیش کرنا چاہتے ہیں۔

حدیث شریف میں جو آتا ہے کہ”میرا بندا میری طرف ایک قدم بڑھائے تو میں دو قدم اسکی طرف آتا ہوں“۔ اس معاملہ میں بھی اللہ نے ہم سے یہی سلوک فرمایا۔فرانسسکو صاحب سے ہم اس نیت سے ملے کہ وہ ہماری طرف سے غرباء کو کھانا دے دیں۔ اکثر یوں دیکھنے میں آیا ہے کہ لوگ اسلامی تنظیم کا نام دیکھتے ہی وہ ادھر ادھر کے بہانے بنا کر ٹال دیا کرتے ہیں مگر جب یہ پروجیکٹ ہم نے فرانسسکو صاحب کے سامنے رکھا تو ہم نے انھیں انتہائی کھلی طبیعت کے ساتھ ساتھ حقائق پر گہری نظر رکھنے والے انسان پایا اور انکے جواب نے ہمیں حیران کر دیا فرمانے لگے کہ میں بہت سی مذہبی تنظیموں کو جانتا ہوں وہ صرف پیسہ لینا جانتی ہیں۔ اگر آپ لوگ حقیقت میں کچھ خرچ کرنا چاہتے ہیں تو یہ میرے لئے خوشی کی بات ہے۔ اس لئے مجھے پرواہ نہیں آپ کا تعلق کس مذہب سے ہے۔ بلکہ میں آپ کو یہ کہوں گا کہ نہ صرف آپ لوگوں کو کھانا دینے کی اجازت ہے بلکہ آپ مجھے اپنا پورا پلان بتائیں میں آپ کی ہر ممکن مدد کرنے کو تیار ہوں۔ ہم نے انھیں مورخہ 18 اپریل بروز اتوار کا پلان دیا تو انھوں نے کہا کہ اتوار والے دن تو میس بند ہوتا ہے۔ مگر کچھ توقف کے بعد اتوار کا دن مقرر کرنے کی وجہ پوچھی تو ہم نے بتایا کہ چونکہ ہمارے سارے کارکن رضا کارانہ کام کرتے ہیں اس لئے عام دنوں میں وہ لوگ کام پر ہوتے ہیں اتوار کو ہی بآسانی وہ یہ خدمت بجالاسکتے ہیں اس پر وہ اور بھی حیران ہوئے کہ ہفتہ کا ایک دن چھٹی کا ہوتا ہے وہ بھی آپ لوگ انسانیت کی خدمت کے لئے صرف کرنا چاہتے ہیں۔ اور کہنے لگے کہ اب مجھ پر بھی واجب ہے کہ آپ لوگوں کے ساتھ میں بھی اتوار کے دن کی قربانی کروں۔ اتوار والے دن میں آپ لوگوں کے لئے بطور خاص میس کھولوں گا۔ یوں ہمارا پروگرام فائنل ہوگیا۔

اگلی میٹنگ مورخہ 2 اپریل ہونا طے پائی جس میں انھیں کھانے کے مینیو سے مطلع کرنا تھا۔ اس میٹنگ میں بھی ہم نے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے نظارے اپنی آنکھوں سے دیکھے۔ دل اللہ تعالیٰ کی حمد سے لبریز ہوگئے جب انھوں نے ایک اشتہار نکال کر ہمارے سامنے رکھ دیا جس پر نہ صرف جلی حروف سے احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن لکھا تھا بلکہ مینارہ المسیح کی تصویر بھی آویزاں تھی۔ ہم نے ان سے پوچھا کہ یہ تصویر آپ کو کیسے ملی۔ تو انھوں نے بتایا کہ آپ لوگوں کی فرنچ ویب سائٹ کا میں نے بغور مطالعہ کیا ہے آپ کے متعلق پڑھ کر مجھے پتہ چلا ہے کہ آپ لوگ تو ساری دنیا میں فلاحی خدمت بجالارہے ہیں جو بہت ہی قابل قدر ہے۔ وہیں سے ہی مجھے آپ کی جماعت کا یہ لوگو ملا ہے۔ اب اس اشتہار کو شہر کی اہم اہم جگہوں اور دفاتر میں آویزاں کروں گا تا زیادہ سے زیادہ غرباء اس دن کھانے میں شامل ہوں۔مزید میں چاہتا ہوں کہ آپ لوگ خود کھانا پیش کریں تا کہ لوگوں کو علم ہو کہ مسلمان وہ نہیں ہیں جو میڈیا میں دکھائے جاتے ہیں بلکہ حقیقت میں مسلمان آپ جیسے ہوتے ہیں۔ جوں جوں وہ یہ باتیں کرتے جاتے تھے توں توں دل اللہ تعالیٰ کی حمد اور شکر سے لبریز ہوتا جاتا تھا کہ کہاں ہم صرف کھانا دینے کی کوشش میں تھے کہاں سارے شہر میں اشتہار بانٹے جارہے ہیں اور جماعت کے نام پر خود کھانا پیش کرنے کا موقع مل رہا ہے۔

میٹنگ کے بعد خاکسار نے محترم حافظ فرید احمد صاحب خالد نیشنل سیکرٹری تبلیغ جرمنی سے رابطہ کیا۔ یہاں بتاتا چلوں کہ لگزمبرگ کا ملک اگست 2019ء تک جماعت فرانس کی زیر نگرانی تھا بعد ازاں حضور انور نے ازراہ شفقت خاکسار کی تقرری بطور پہلے باقاعدہ مبلغ سلسلہ لگزمبرگ کرتے ہوئے اسے جماعت جرمنی کے سپرد فرمادیا۔ چنانچہ خاکسار نے محترم حافظ صاحب سے درخواست کی کہ چونکہ لگزمبرگ میں وسائل کی کمی کے باعث اتنی بڑی مقدار میں کھانا بنانا ممکن نہیں اس لئے ہماری مدد کی جائے تو الحمد للہ انھوں نے شعبہ تبلیغ کی ضیافت ٹیم کے ذریعہ سارے انتظامات کئے۔ فجزاہ اللہ تعالیٰ۔

18 اپریل کی صبح 6 بجے خاکسار اپنی گاڑی کے ذریعہ تیار شدہ کھانا لینے بیت القیوم فرنکفرٹ پہنچ گیا۔ کھانا لادنے کے بعد مکرم افضل خان صاحب کی قیادت میں 9 احباب جماعت کی ضیافت ٹیم کے لئے خاکسار نے اجتماعی دعا کرائی اور وہاں سے روانہ ہوگئے۔

چونکہ لگزمبرگ میں ہمارے مرد احباب کی تعداد صرف 3 ہے اس لئے شعبہ تبلیغ کی مقرر کردہ ٹیم مکرم محمود احمد ناصر انچارج متفرق تبلیغ ڈیسک جرمنی 3 رکنی ٹیم کے ہمراہ ہماری مدد کے لئے لگزمبرگ پہنچے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے ان تمام فدائی بھائیوں کو بہترین جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین

اس پروگرام میں اللہ تعالیٰ کے احسانوں اور تبلیغ میں آسانی کے سامانوں میں ایک سامان یہ بھی ہوا کہ ان غرباء کو کھانا ”ایش سیور آسیت“ شہر کے مرکزی گرجہ گھر کے ایک ہال میں پیش کیا جاتا ہے اور ایسے پادری جن سے بارہا ملاقات کی کوشش کے باوجود وقت نہیں ملتا تھا ہمیں وہاں مل گئے۔مزید یہ کہ شہر کی انتظامیہ بھی ہم سے پہلو تہی کرتی تھی مگر اس پروگرام میں اپنی ڈیوٹی پوری کرنے شہر کے میئر کی نمائندہ خاتون اپنے خاوند سمیت وہاں موجود تھیں۔

گیارہ بج کر پینتالیس منٹ پر کھانا شروع کرنے کا پروگرام تھا الحمد للہ ہم وقت سے ڈیڑھ گھنٹہ پہلے تمام انتظامات کرنے پہنچ چکے تھے۔ اور وقت سے دس منٹ پہلے ہم سب تیار تھے۔ ایک ایک کر کے لوگ ہال میں داخل ہونے لگے اور حضرت مسیح موعودؑ کا لنگر جو 130 سال قبل قادیان جیسی غریب اور بے نام بستی سے شروع ہوا تھا آج یورپ سے مہنگے اور امیر ترین ملک میں تقسیم ہوتا دیکھ کر دل حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت کے ترانے گاتا جارہا تھا۔ الحمد للہ یہ پروگرام ڈھائی بجے تک جاری رہا اور 120 افراد کو حضرت مسیح موعودؑ کے لنگر جس میں جماعت کی روایتی دال یعنی لنگر دال کے علاوہ آلو چکن، چاول، نان، سلاد اور کھیر شامل تھے، سے مستفید ہونے کی توفیق عطا ہوئی۔ لوگوں نے سب سے زیادہ لنگر دال کو سراہا۔

انتظامیہ کی طرف سے مستقبل میں دوبارہ ایسے پروگرام کرنے کی درخواست بھی کی گئی۔ وہاں کھانا کھانے کے لئے آنے والے ایک صاحب نے ایک تبصرہ کیا جو نہایت ہی قابل قدر تھا اور ہمارے لئے فخر کا باعث تھا وہ یہ کہ ”مسلمانوں کی طرف سے ایسے اقدام نہایت ہی قابل قدر ہیں اور امید ہے کہ مستقبل میں بھی ان پروگراموں کا سلسلہ جاری رہے گا۔“

آخر پر انتظامیہ کے ڈائرکٹر نے کہا کہ مجھے امید ہے کہ جلد ہی ہم اگلے پروگرام کا شیڈیول بھی تیار کریں گے۔ اس سلسلہ میں میری طرف سے ہر قسم کا تعاون آپ کو ملتا رہے گا۔

شام 4 بجے کے قریب ہم وہاں سے انکے ہال کی صفائی میں مدد کرانے کے بعد فرنکفرٹ کی طرف روانہ ہوئے۔

لگزمبرگ میں پورے پروگرام کو آرگنائز کرنے میں نیشنل صدر صاحب لگزمبرگ محترم خالد لارگیٹ اور جرمنی میں تمام انتظامات نہایت احسن رنگ میں مکمل کرنے میں نیشنل سیکرٹری تبلیغ مکرم حافظ فرید خالد صاحب نے انتھک کاوشیں کیں اللہ تعالیٰ ان ہر دو احباب کے ساتھ ان تمام احباب کو جزاء خیر عطا فرمائے جنھوں نے کسی بھی رنگ میں اس تاریخی کام کے سرانجام دینے میں ہماری مدد فرمائی۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء

DAILY LONDON
ALFAZL
ONLINE

www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION Download on the App Store ANDROID APP ON Google play
اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
+44 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

ایڈیٹر کے نام ڈاک

مکرمہ ڈاکٹرامینہ طارق امریکہ سے لکھتی ہیں کہ مؤرخہ 7 جون کے الفضل میں ایڈیٹر کی ڈاک میں یہ جان کرخوشی ہوئی کہ دنیا بھر سے خواتین الفضل کو پڑھنے اور اس کی اشاعت بڑھانے میں کوشاں ہیں۔سوئٹزرلینڈ سے ڈاکٹر قاضی اور ان کی بیگم ڈاکٹر زیتون قاضی بھی باقاعدگی سے روزنامہ الفضل پڑھتے ہیں۔ انہوں نے مکرم سیدشمشاد احمد ناصر کے مضمون بابت خلافت سے جڑے واقعات کی بہت تعریف کی ہے۔

* مکرم بشارت احمد محمود نے لندن سے بتایا کہ مکرمہ امۃ الباری ناصر کا اپنے والد پر مضمون بہت دلچسپ تھا۔موصوفہ کی تحریر بہت مؤثر ہوتی ہے۔مضمون اتنا ایمان افروز اور دلچسپ تھا کہ ختم ہونے پر میں بقیہ یا قسط 2 کی نشان دہی کو تلاش کرتا رہا۔ اللہ الفضل کو دن دوگنی رات چوگنی ترقیات سے نوازتا چلا جائے۔ آمین

☆... مکرم چوہدری لئیق احمد آسٹریلیا سے لکھتے ہیں

پہلے کبھی کبھی مکمل الفضل پڑھنے میں سستی بھی ہو جاتی تھی۔

مگر آپ کی ارسال کردہ واٹس ایپ کاپی کے آنے سے جس وقت بھی واٹس ایپ کھولتی ہے تو پھر پڑھنے کا موقع مل جاتا ہے۔

اور بہت ہی ایمان افروز مضامین انگلی کی جنبش پر کھلتے چلے جاتے ہیں اور اکثر آنکھیں تر ہو جاتیں کہ کیا خوش قسمتی کے دور میں اب ہم ہیں، کہاں میرے والد صاحب مرحوم کے وقت ڈنگہ گجرات کئی دنوں بلکہ ہفتوں انتظار کرتے تھے اور پھر کسی کو دوسرے گاؤں سپیشل بھجوا کر کے ڈاکخانہ میں سے الفضل منگوایا کرتے تھے کہ کہیں دیر نہ ہو اور پھر ایک محفل سجتی تھی جس میں کافی الفضل سننے والے آجاتے تھے الفضل سے حضرت والد صاحب کا ایک عشق سا تھا اس کے پھر بنڈل بنا کر الماریوں میں رکھ دیا کرتے۔

اور اب ہم اس بابرکت وقت میں منٹوں بعد کہاں سڈنی میں بیٹھے لطف اندوز ہوئے جاتے ہیں۔ کافی سال پہلے یہاں بھی پندرہ دن بعد الفضل پہنچا کرتا تھا اور ہم اس انتظار میں مسجد میں جایا کرتے تھے کہ وہاں سے کاپی پڑھ لیں گے۔تو اب اللہ تعالیٰ کے عجیب نظارے ہیں کہ۔کہ ایک پل میں آنکھ کے سامنے۔اللہ تعالیٰ آپ کو بہت جزاء دے شکریہ

اعزاز

مکرمہ درثمین احمد جرمنی اعلان کرتیں ہیں کہ خاکسار کے چھوٹے بھائی مکرم وقاص احمد ولد ظہور احمد وڑائچ آف اسلام آباد پاکستان نے پی ایچ ڈی مینیجمنٹ سائنس اینڈ انجینیرنگ کی ڈگری نانجنگ یونیورسٹی آف ایروناٹکس اینڈ آسٹروناٹکس چائنا سے مکمل کی۔ آپ کو چائینیز گورنمنٹ سکالرشپ سے 2015 تا 2019 تک نوازا گیا۔آپ کے مقالے کا موضوع "Policy Perspectives for Conflict Avoidance, Dynamic Complexities, and Special Economic Zone Prioritization under the CPEC" تھا۔ ڈاکٹر وقاص آج کل ویسٹ منسٹر انٹرنیشنل یونیورسٹی تاشقند ازبکستان میں سینئر لیکچرر کے طور پر کام کر رہے ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ انہیں اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ خدا تعالیٰ انہیں مزید کامیابیوں سے ہمکنار کرے اور اس اعزاز کو ان کے لیے اور تمام اہل خانہ کے لیے مبارک کرے آمین ثم آمین۔

مکرم ایڈیٹر صاحب الفضل آن لائن

السلام علیکم ۔۔ الفضل میں اپنا مضمون دیکھ کر بہت خوشی ہوئی۔ الفضل کے سب خدمت گزاروں کے لئے دعا گو ہوں محنت شاقہ سے روزانہ رنگ برنگ خوشبو دار خوب صورت پھولوں کا گلدستہ تیار کرتے ہیں فجزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزا

خاکسار کے مضمون میں بعض سن الٹ لکھے گئے ہیں۔ اسی قلم قبیلے سے تعلق ہے اس لئے معلوم ہے کہ پرنٹنگ سے پہلے کئی مراحل سے گزرتے ہوئے ہندسوں میں الٹ پلٹ ہو جاتا ہے۔ ریکارڈ کی درستی کے لئے درست سن درجِ ذیل ہیں: براہ کرم تصحیح کرا دیجئے۔شکر گزار رہوں گی۔

خاکسار امۃ الباری ناصر۔ امریکہ

مکرم قریشی محمد شمس الدین صاحب بھاگلپوری کی وفات کا سن 1949ء ہے

مکرمہ سیدہ صدیقہ بیگم صاحبہ کی وفات کا درست سن 1967ء ہے

مکرمہ کلثوم بیگم صاحبہ کا سن پیدائش 1927ء ہے

مکرم قریشی نور احمد صاحب کا سن پیدائش 1915ء ہے

درخواست دُعا

مکرمہ دُرثمین خان اعلان بھجواتی ہیں کہ: اپنے پیارے الفضل کے ذریعے میں پوری دنیا کے احباب جماعت سے اپنے تین سالہ بھانجے کی شفایابی کی بہت ساری دردمندانہ دعا کی درخواست کرنا چاہتی ہوں۔

میرا تین سالہ بھانجا روحان احمد گرنے سے Head injury کی وجہ ہسپتال میں داخل ہے سب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ سے دعا کریں اللہ معجزانہ جلد شفا عطا فرمائے قسم کی پیچیدگی سے بچائے۔ آمین

درخواست دُعا

اخبار روزنامہ الفضل آن لائن لندن کے اسکنڈے نیوین ممالک کے نمائندہ مکرم منیر احمد زرتشت سابق امیر ناروے چند روز قبل ایک شاپنگ سینٹر کی Escalator سے گر کر شدید زخمی ہو گئے ہیں۔جس سے آپ کے کندھے، ہنسلی کی ہڈی اور کچھ پسلیاں ٹوٹ گئی ہیں۔ آپریشن متوقع ہے۔

تمام قارئین سے آپ کی کامل و عاجل شفاء کی درخواست ہے۔

طلوع وغروب آفتاب

17جون2021ء

		طلوع فجر	غروب آفتاب
مکہ مکرمہ		04:11	19:05
مدینہ منورہ		04:02	19:12
قادیان		03:43	19:36
ربوہ		03:23	19:16
اسلام آباد ٹلفورڈ		03:17	21:21

سانحہ ارتحال

مکرم حکیم محمد قدرت اللہ محمود چیمہ اعلان بھجواتے ہیں کہ: نہایت افسوس سے احباب کو یہ اطلاع دی جارہی ہے کہ جماعت کے نہایت مخلص خادم اور ہمارے پیارے دوست مکرم ومحترم ضمیر احمد ندیم صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ بقضاء الٰہی وفات پا گئے ہیں۔

انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم بے انتہا خوبیوں کے مالک خوش اخلاق ملنسار اور ہنس مکھ انسان تھے۔ آپ کو میدان عمل میں خدمت کے علاوہ لمبا عرصہ دفتر وصیت کے شعبہ استقبال اور شعبہ تدفین میں خدمتِ سلسلہ کی توفیق ملی۔ کسی موصی کی وفات کے موقع پر لواحقین کے دفتر آنے پر ان سے تعزیت کرنا جنازہ اور تدفین کے موقع پر دفتر وصیت کی نمائندگی میں جنازہ گاڑی میں ہمراہ جانا اور تدفین کے بعد لواحقین سے اظہار ہمدردی وتعزیت کرنا ضمیر صاحب کا ہی کام ہوتا تھا۔ آپ 6سال تک اپنے حلقہ دارالصدر شرقی کوارٹرز صدر انجمن کے زعیم انصار اللہ رہے اور اس عرصے میں آپ کی زیر قیادت آپ کی مجلس کو نمایاں کارکردگی کی توفیق ملی اور آپ کی مجلس انصار اللہ مقامی نمایاں پوزیشن حاصل کرتی رہی۔

آپ باسکٹ بال کے بہترین کھلاڑی اور کوچ بھی تھے۔ بیماری سے پہلے باقاعدہ طور پر بچوں اور نئے کھلاڑیوں کی کوچنگ کرتے اور ان کی حوصلہ افزائی کرتے رہے۔

آپ کچھ عرصہ سے بیمار تھے اور فضل عمر ہسپتال میں زیرِ علاج تھے۔ ذیابیطس کے مریض تھے۔ اور اب کچھ دیر سے کینسر کی تشخیص ہوئی تھی۔ اس سلسلے میں کیموتھراپی وغیرہ سے علاج ہو رہا تھا۔ بہر حال اللہ تعالیٰ کی تقدیر غالب آئی اور 56 سال کی عمر میں اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر